© rasailojaraid.com

میت یا اس کی رُوح کا اس میں کچھ اختیار یا عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۔ پھر یہ نامکمل سی زندگی بھی ایسی ہے جس کا صحیح فہم ہمارے عقل و حواس سے ماوراء ہے۔ کیونکہ وُہ عالم اور ہے اور یہ عالم اور۔ لہٰذا ان کی یہ زندگی بے کار ہے۔ نہ ہم انہیں کچھ سنا، یا بتلا سکتے ہیں۔ نہ وُہ ہماری بات سُن سکتے ہیں اور نہ ہی وُہ ہمیں کچھ سُنا، یا بتلا سکتے ہیں یا جواب دے سکتے ہیں۔ تو پھر ان کی زندگی کا ہمیں کیا فائدہ یا نقصان ہے؟ ان کی اس زندگی میں اللہ تعالیٰ یا اس کے حکم سے فرشتے ہی انہیں کچھ سُنا، یا وُہ ان سے کچھ سُن سکتے ہیں یا سوال و جواب کر سکتے ہیں۔ گویا اصل مسئلہ جو شرک کی بنیاد بنتا ہے وہ سماعِ موتیٰ کا ہے نہ کہ دنیوی قبر میں عذاب اور حیات فی القبر! —— لہٰذا ہماری گزارش ہے کہ آپ حضرات اپنی جملہ مساعی سماعِ موتیٰ کی تردید میں صرف کیجئے۔ ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

شعر و ادب

جناب اسرار احمد سہاوری

نعت

تیرے دیوانے جو طیبہ کی جناں سے گزرے
روحِ بیتاب پکاری "یہ کہاں سے گزرے"

منزلِ شوق میں ہم سود و زیاں سے گزرے
عجب انداز میں عمرِ گزراں سے گزرے

کارواں تیرے تصور کا جو جاں سے گزرے
دل کا آئینہ رخِ لالہ رُخاں سے گزرے

جو تیرے کوچۂ صد رشکِ جناں سے گزرے
وُہ بصد نازِ متاعِ دگراں سے گزرے

جستجو میں کہیں منزل کا تصور بھی نہ تھا
راہ بنتی گئی دیوانے جہاں سے گزرے

لذتِ غم نے دیا خوب سہارا دل کو
بے نیازی سے جہانِ گزراں سے گزرے

کچھ خبر بھی ہے اسے دل کی ہمارے کہ نہیں
جس مسیحا کے لیے منتِ جاں سے گزرے

راہ و منزل کا کہاں ہوش تھا دیوانوں کو،
نئے انداز سے گزرے ہیں جہاں سے گزرے

منتظر ہم ہیں سرِ راہِ غم اس کے اسرار
کاش وُہ جانِ تمنا بھی یہاں سے گزرے

© rasailojaraid.com